رسالہ عروض

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

ممالک مغربی و شمالی

و بمنظوری صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر

ممالک مغربی و شمالی

واسطے استعمال مدارس دیسی کے

مولوی محمد احسن

مدرس اول بریلی کالج نے تالیف کیا

الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۶۷ عیسوی

طبع دوم ۱۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۴؍

2nd Edition 1000 Copies
Price per copy 4 Annas.

فہرست مضامین رسالہ عروض

ھو المستعان

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ یہ رسالہ عروض و قوافی مین بموجب ارشاد ہدایت بنیاد قدردان اہل علم صاحب والا شان جناب مستطاب کیمسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کے احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۸۰ھ مین تالیف کیا اسمین قواعد ضروری عروض اور قافیہ کے اور مشہور و مروج بحرون کے نام اور نہایت مشہور زحافات لکھے جاتے ہین جو بحرین کہ غیر مشہور ہین یا زحافات مرکب خواہ غیر مشہور ہین یا بحرون مروجہ حال مین نہین آتے انکا ذکر اسمین نہین لکھا اور عبارت کا آسان ہونا اور اسمین سے مطلب کا بخوبی سمجھہ مین آنا تمام رسالہ مین ملحوظ رکھا ہے اس رسالہ مین دو باب ہین باب اول مین عروض کا بیان ہے اور دوسرے مین قوافی کا اور پہلے بیان مقصود سے چند اصطلاحات جو اس فن مین بکار آمد ہین لکھی جاتی ہین ؛

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو
کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہی
یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اُتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین
دونون کلمون کی مختلف ہین +

بحر چند کلمات موزون کا نام ہی جن پر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین
رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کہتے
ہین یا افاعیل و اشال بولتے ہین +
اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین +
تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنیکو کہتے ہین اسطرح کہ
ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو
اور اوسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی +
زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے
یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھ زائد ہو جاوے تو اس تغیر کو زحاف کہتے ہین
اور اوس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو بھی جسمین
رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین +
سالم وہ بحر یا رکن جسمین تغیر نہوا ہو +

صدر رکن اوّل مصرعہ اول کا نام ہی اور اوسکے آخر رکن کو عروض کہتے ہین +
ابتدا رکن اوّل مصرعہ دوم کا نام ہی اور اوسکے آخر رکن کو ضرب کہتے ہین +
حشو وہ رکن جو صدر اور عروض یا ابتدا اور ضرب کے درمیان مین واقع ہون +

باب اوّل عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہی جسمین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اوس مین ذکر بحرون کا اور اونکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہی — واضح ہو کہ اصول جن سے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد +

پھر سبب کی دو قسمین ہین اوّل سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اوّل حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سر دوم سبب ثقیل جسکے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من +

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اوّل مجموع جسکے تین حرفون مین سے اوّل کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم — دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے میان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ شوق ترکیب توصیفی مین مثلاً شوقِ بلی اور اردو فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہین جنکو افاعیل ہشتگانہ کہتے ہین وہ

رکن پنج حرفی ہین یعنی فعولن اور فاعلن — اور پانچ رکن باقی سات
حرفی ہین یعنی مفاعیلن مستفعلن متفاعلن فاعلاتن مفعولات
پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی پس اگر سبب کو پہلے
بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہی — اور مفاعیلن
اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اوّل مین وتد مقدم
ہی اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب
ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی — اور فاعلاتن مین وتد مجموع
دو سببون خفیف کے درمیان مین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول
مین ہین اور وتد مفروق آخر مین — علاوہ ان سات رکنون کے ایک رکن اور
مشہور ہی یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے
نہین لکھا گیا ۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین
اور ان پر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے کہ رجز رمل
کامل متدارک متقارب ہزج یہ چھ بحرین تو ایک ہی رکن کے
کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ
بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھ سے
کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے چھ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو

مثمن یعنی ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین سکون سے اور مثمن کا چار سے
ان بحروں کی ترکیب بخوبی سمجھ میں آنیکے لیئے دو نقشے ذیل میں لکھدیے جاتے ہیں

نقشہ اون بحروں کا جو ایک رکن سے مکرر ہوتے بنتی ہیں

مسدس کے مصرعہ کے اجزا	مثمن کے مصرعہ کے اجزا	بحر
اسکے اجزا مسدس کی کم شعر کہتے ہیں	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	رجز
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	رمل
یہ بحر خاص عربی کی ہی مگر متاخرین شعرا اسکے اجزا سے مثمن پر شعر کہتے ہیں	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	کامل
یہ بحر مثمن ہی مستعمل ہے	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	متدارک
ایضاً	فعولن فعولن فعولن فعولن	متقارب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	ہزج

نقشہ اون بحرون کا جو دو رکنون سے مرکب ہین

بحر	مثمن کے مصرعہ کے اجزا	مسدس کے مصرعہ کے اجزا
خفیف	یہہ بحر مسدس ہی مستعمل ہی	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
سریع	ایضاً	مستفعلن مستفعلن مفعولات
مجتث	مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	ان تینون بحرونکے مسدس بہ شعرا سے بحکم شعر نہین کہتے
مضارع	مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن	
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات	

اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہہ ارکان اگر شعر مین انھین صورتون اصلی پر رہین تو اونکو سالم کہینگے اور ایسے بہت کم شعر ہوتے ہین جنکے سب ارکان سالم رہین بلکہ ارکان مزاحف یعنی متغیر پر شعر اکثر ہوتے ہین اور جس قسم کا زحاف کسی رکن مین ہوتا ہی ویسا ہی اوسکا نام بھی ہوتا ہی جیسا کہ بالتفصیل آگے مذکور ہوگا بلکہ جس زحاف کے رکن کسی بحر مین ہوتے ہین اوس بحر کا نام بھی وہی ہوتا ہی جو اوس رکن کا ہوتا ہی لیکن یہہ ارکان بعد تغیر کے اور صورتین بھی بدل جاتے ہین یعنی علاوہ اون سالمون

صورتون کے جو وہ لفظ اوسمین کہ کبھی ارکان متغیر ہوکر اونکی صورت پیدا کرتے ہین وے الفاظ یہہ ہین فعلن فعلن فعل فعول بضم لام و سکون آن فاعلیان مفعولن مفاعلن مفعول بضم لام و سکون آن مفاعیل ضم اوسکو لام سے فعلاتن فاعلات ضم اور سکون ت سے مفتعلن فاع فع بیان زحافات مین معلوم ہو جاویگا کہ ارکان اصلی سے یہہ صورتین کس طرح پیدا ہوتی ہین

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحاف خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرح کے ہین کہ اشعار مربعہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا انکو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اون مین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین — جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل ہین وہ گنتی مین چار ہین اول ثلم بفتح ثا مثلثہ و سکون لام اوس زحاف کا نام ہے کہ رکن فعولن کے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہیگا اوسکی جگہہ وسکا ہموزن فعلن مستعمل ہوا ہے اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم و تشدید بائے موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین صرف مفا رہ جاوے اور اسکی

جگہ اوسکا ہم وزن فَعَل بولتے ہین اور اس زحاف سے کے رکن کو مجبوب کہتے
ہین سوم خَرم بفتح خا معجمہ وسکون را مہملہ مفاعیلن کے میم دور کرنیکو کہتے
ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہی اوسکی جگہ مفعولن اوسکا ہم وزن مستعمل ہی اور رکن کا
نام اس صورت مین اخرم ہوتا ہی چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولا
کی ت دور کرنیکا نام ہی مفعولا رہیگا اوسکی جگہ مفعولن کہین گے اور رکن
مکشوف بولا جاویگا ۔

اور جو زحاف کہ کئی رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اول اذالہ بکسر الف
و ذال معجمہ ہی کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسمین ایک الف زیادہ
کرین جیسے مستفعلن سے مثلاً مستفعلان ہوجاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہین
دوم تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اوسمین الف
زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہو تو فاعلاتان ہوگا اوسکی
جگہ اوسکا ہم وزن فاعلیان مستعمل ہی اور رکن کا نام مسبغ ہی تنبیہ یہ دونو
زحاف ایسے ارکان مین واقع ہوسکتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنی عروض اور
ضرب مین واقع ہوسکتے ہون صدر و ابتدا اور حشو مین نہین آسکتے سیوم حذف
بفتح حاے حطی وسکون ذال معجمہ اوس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے سبب
مجموع کر جاوے مثلاً فاعلن سے تن دور جاوے تو اوسکی جگہ فع کہین گے اور رکن کو
محذوف بولینگے چوتھا [illegible] کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنیکو کہتے ہین جیسے

فعولن سے مثلاً ن گرایا جاوے تو فعو رہیگا اوسکی جگہہ فعل مستعمل ہی اور رکن کا
نام محذوف ہی **پانچوان خبن** بفتح خائے معجمہ وسکون بائے موحدہ جس رکن مین
کہ اول سبب خفیف ہو اوسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونیکو خبن کہتے ہین مثلاً
فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہہ رکن اصطلاح مین مخبون کہلاویگا
چھٹا طی بفتح طائے مہملہ و یائے مشددہ اوسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف
ہون اونمین سے چوتھا ساکن حرف دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور
ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہم وزن مفتعلن بولین گے اور
رکن کو مطوی کہین گے ❊

ساتوان قصر یعنی جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اوس سبب مین سے ساکن
کو دور کرین اور اوسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر
کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا ❊

آٹھوان قطع یعنی جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گرا کر
ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون
لام ہو جاویگا اوسکی جگہہ فعلن کہینگے اور رکن مقطوع کہلاویگا ❊

نوان قبض جس رکن مین کہ پانچوان حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اوسکے
دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اس صورت مین رکن کو مقبوض کہتے ہین
جیسے فعولن مین سے ن گراوین تو فعول بضم لام رہیگا ❊

دسوان کفّ بفتح کاف وفاے مشدّد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے
جیسے مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیلُ بضم لام رہیگا اور رکن
مکفوف کہلاویگا ✤

گیارہوان وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک حرف
آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولاتُ مین تے کو ساکن کرین تو مفعولاتْ بسکون
تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے ✤

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اوسکا
نام دو نامون سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن
مین خبن ہو اور دوسرے مین قطع تو وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی اور علیٰ ہذا القیاس
اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اوسکا نام بھی مرکب ہوتا ہے
لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا
نام رکھ لیا ہی اس جہت سے اونکو بھی لکھدیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ
ہین اوّل خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور
کف کا نام ہی مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا
جاوے تو فاعیلُ بضم لام رہتا ہی اوسکی جگہہ مفعولُ بولتے ہین اور رکن کو اخرب
کہتے ہین ✤ دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاے فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا
نام ہی مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے

دور ہو جاوے تو فاعلن ہیگا اور رکن کو اشتر کہینگے سوم شکل اجتماع خبن
اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گر جاوے
تو فَعِلاتُ بکسر عین و ضم تا ہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کسف یعنی کاف
تازی و سکون سین مہملہ کہ وقف اور کسف کے اجتماع کو شتم کہتے ہین مثلاً مفعولاتُ مین
کہ حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور دوسرے ت باعث کسف
جاوے تو مفعولا ہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہینگے اور رکن کا نام مکسوف ہوگا پنجم
اجتماع حذف و قصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اول باعث حذف لن دور ہوا
پھر مفاعی [illegible] سے باعث قصر ی دور ہو کر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اوسکی جگہہ
فعول بسکون لام ہے لینگے اور رکن کو اہتم کہینگے ؛

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہی اسلیئے اوسکا طریق
لکھنا ضروری ہی پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اوسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے
ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہو جاوین خواہ الفاظ کلمات کے
ثابت ہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کل یا جز کے ساتھہ ملکر رکن کے ہم وزن
یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہو جاوے پس اس وزن کرنیکے لیئے قواعد
مفصلہ ذیل کام آتے ہین ؛

قاعدہ اول وزن کرنے مین سکون و حرکات کی شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہیے

خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا
وزن فَعْلُنْ ہی یعنی جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین اسیطرح اون الفاظ
مین بھی ہین یہہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہی تو وہان بھی ہونا چاہیئے یا یہان اول
حرف کو فتحہ ہی تو وہان بھی ہووے +

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہی یعنی جو زبان سے
نکلتے اور جو حروف کہ صرف کتابت مین ہوون اور بولے نہ جاوین وہ تقطیع مین
شمار نہونگے ایسے حروف یہہ ہین +

اوّل الف لفظ اِس اوس آز آب وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین اوسکے
ماقبل کا حرف س یا ز یا ب سے ملا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین
شمار نہوگا مثلاً ع اب اس داستان کو سُننا چاہیئے + اس مصرعہ مین الف لفظ اِس کا
ملفوظ نہین دوّم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین
وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اس طرح کا نون بھی تقطیع سے
ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجھینگے اور اگر عروض ضرب مین واقع ہوگا تو بجاے
ایک حرف ساکن متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اَور الفاظ کے ہو
تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا تیسرے واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی
تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھینگے چوتھے ہاے
مختفی بصورت اظہار حرکت کے لیئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی

تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض و ضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی **پانچوین** واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اوسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس مصرعہ مین ع جان و دل سے عزیز ہی تجکو ✽ ایسی واو بھی تقطیع مین نہین داخل ہی لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب کمال ✽ یا مثل واو ابتداے کلمہ کی فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع ہی قدر کسیکی تو وطن مین ہی وگرنہ ✽ تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی **چھٹا** حرف مخلوط یعنی جو دوسرے حرف کے ساتھہ ملاکر بولا جاوے جیسے کیا کی ی اور گھر کی ہ مثلاً وہ بھی تقطیع مین شمار نہوگا اور کیا کو بجاے کا اور گھر کو بجاے گر خیال کیا جاویگا **ساتوین** الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین غرض سوا ان ساتون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا ✽

قاعدہ سوم اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جا آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع خیر تو ہی آپ کہان جاتے ہین ✽ اول رکن کی تقطیع اگر کرین تو خیر تو ہی کو مفتعلن کہین گے یعنی ر خیر کی جو دوسرا ساکن ہی بجاے ت متحرک مفتعلن کے ہوویگی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوین تو دونون بحال رہین گے ✽

قاعدہ چہارم اگر حروف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن
بحال رہیگا اور دوسرا متحرک ہو جاویگا اور باقی حذف ہو جاویگا جیسے ع راست
کہتا ہون اسکو سچ جانو یہہ تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی — راس کہتا فاعلاتن پس
اس لفظ راست کا ست متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع
ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہینگے اور تیسرا دور ہو جاویگا غرضکہ تین ساکن اندرون
شعر مین کہین جمع نہین ہوتے ۞

قاعدہ پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اونکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے
ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً
آمد کو تقطیع مین اامد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز
پڑھا جاتا ہی اوسکی جگہہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے اس طرح کی ی کو یاے
باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو تو اوسکو بھی دو حرفون کی جگہہ
جاننا چاہیئے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھینگے ۞

قاعدہ ششم حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین
جیسے کو تھا سے وغیرہ ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اونکا تلفظ بہت مختصر
ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اونکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہی اور یہہ
حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع مجکو تھا اس شخص سے بس اتحاد یہہ
اس مصرعہ مین کو اور تھا اور سے کے حروف علت کا تلفظ

مختصر ہی اس لیئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات قابل کافی ہین +

قاعدہ ہشتم بعض جا رکن بحر مین سکون ہوتا ہی اور شعر مین اوس جگہہ متحرک ہوتا ہی تو اوسکو بضرورت تقطیع مین ساکن کر لیتے ہین جیسے ع تم نے بات نہ میری مانی

اس مصرعہ کا وزن فَعِلُن فَعِلُن چاہتا ہی مگر دوسرے فعلن کی جگہہ لفظ بات نہ پڑتا ہی پس اسکو بجاے باتن خیال کرینگے بروزن فَعْلُن +

تنبیہہ متقدمین اہل عروض جو حروف کہ داخل تقطیع نہین ہوتے اونکو تقطیع کرنے مین لکھتے بھی نہین تھے لیکن اسطرح سے الفاظ کی صورت اور کی اور ہو جاتی ہی اور مبتدی کو دشواری ہوتی ہی لہذا ہم اس رسالہ مین تقطیع کرنے مین ایسے حروف کو کتابت مین داخل رکھینگے مگر طالب علم کو چاہیئے کہ مثالین ان قاعدون کی تقطیع اشعار آیندہ مین خود جستجو کرکے نکالے اور ہر ایک قاعدہ سے مطابق کرلے +

بیان بحرون کا

اب کچھہ کچھہ بیان ہر ایک بحر کا جدا جدا کیا جاتا ہی اور مثالین مشہور وزنون کی مندرج ہوتی ہین اور نیز طرز تقطیع کی تعلیم کے لیئے اکثر شعرون کی تقطیع بھی لکھی جاتی ہی +

بحر رجز کا بیان

بحر رجز مثمن سالم ــ وزن اصلی اسکا مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہی دو بار جیسا یہہ شعر ظفر کا سے ه طرز آنکھہ کی نرگس مین ہی خم زلف کا سنبل مین ہی + نقشہ ہی

قدکا سرو ہین رخ کی شباہت گل ہین ہی ÷ اوسکی تقطیع یہہ ہی — طرز آنکھہ کی

مستفعلن نرگس ہین ہی مستفعلن خم زلف کا مستفعلن سنبل ہین ہی مستفعلن نقشہ ہی قد

مستفعلن کا سرو ہین مستفعلن رخ کی شبا مستفعلن ہت گل ہین ہی مستفعلن اور یہہ شعر

مؤلف کا ہے کہتی ہی گل سے یون صبا کیون خندہ بیجا کیا ÷ اوسکی عوض مین

چاک ہی تیری قبا کا پیرہن تقطیع یہہ ہی ÷

کہتی ہی گل مستفعلن سے یون صبا مستفعلن کیون خندہ مستفعلن بیجا کیا مستفعلن

اوسکی عوض مستفعلن مین چاک ہی مستفعلن تیری قبا مستفعلن کا پیرہن مستفعلن زحافات

مین سے اس بحر مین اکثر اذالہ اور طی اور خبن واقع ہوتے ہین اذالہ کے سبب

عروض ضرب مستفعلان ہوجاتے ہین اور طی کے سبب ف گرجاتی ہی تو مستعلن

رہتا ہی اوسکا ہم وزن مفتعلن کہتے ہین اور خبن کی جہت سے س دور ہوجاتا ہی

تو متفعلن رہتا ہی اوسکی جگہہ مفاعلن بولتے ہین ÷

رجز مثمن مذال — شعر مؤلف کا ہے ہرچند ظاہر تھین تری سب خلق مین بیباکیان

لیکن نہ تھین مجھہ سے کبھی اسطور کی چالاکیان ÷ اسمین سب ارکان سالم ہین صرف

عروض ضرب مذال ہین اور تقطیع یہہ ہی ÷

ہرچند ظا مستفعلن ہر تھین تری مستفعلن سب خلق مین مستفعلن بیباکیان مستفعلان

لیکن نہ تھی مستفعلن مجھہ سے کبھی مستفعلن اسطور کی مستفعلن چالاکیان مستفعلان

رجز مثمن مطوی مخبون جسمین ایک رکن مطوی ہو اور دوسرا مخبون ترتیب اس

وزن پر مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبار جیسے یہہ شعر نیاز کا ہے ۔ مجھسے مریض کو طبیب
ہاتھ تو اپنا مت لگا ۔ اسکو خدا پہ چھوڑ دے پھر خدا جو ہو سو ہو ۔ اسکی تقطیع یہہ ہی ۔

مجھسے مری مفتعلن ض کو طبیب مفاعلن ہاتھ تو اپ مفتعلن نا مت لگا مفاعلن
اسکو خدا مفتعلن پہ چھوڑ دے مفاعلن پھر خدا مفتعلن جو ہو سو ہو مفاعلن اور یہہ
شعر حافظ شیراز کا بھی اسی وزن پر ہے ۔ مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو
بادۂ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو ۔ اسکی تقطیع یہہ ہی ۔

مطرب خوش مفتعلن نوا بگو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن زہ نو بنو مفاعلن بادۂ دل مفتعلن
کشا بجو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن زہ نو بنو مفاعلن ۔ مسدس اس بحر کا متروک ہی ۔

بحر رمل کا بیان

اس بحر کے ارکان سالم پر شعر بہت کم پائے جاتے ہین اور زحافات ہین
جو اس بحر مین اکثر آتے ہین تسبیغ اور خبن اور قصر اور حذف اور شکل ہین تسبیغ کی جہت
سے فاعلاتن فاعلیّان ہوجاتا ہی اور خبن کی جہت سے فعلاتن اور قصر کی
جہت سے فاعلات بسکون تا اور حذف کی جہت سے فاعلن اور شکل یعنی
اجتماع خبن اور کف سے فَعِلاتُ بضم تا ہوتا ہی ۔

رمل مثمن مسبغ ۔ شعر مولف کا ہے ۔ ہی برا تو ہی اگر تکتا ہی تو سب کی خطائین
تو ہی اچھا ہی تری نظرون مین گر سب خوب آئین ۔ وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان اور تقطیع یہہ ہی ۔

ہی برا تو فاعلاتن ہی اگر تک فاعلاتن تا ہی تو سب فاعلاتن کی خطا ہین فاعلیان

تو ہی اچھا فاعلاتن ہی تری نظا فاعلاتن رہ نہین گر سب فاعلاتن خوب ا ہین فاعلیان

رمل مثمن مقصور — شعر سودا کا ؎ بلبلون کو دون ہون دیوانِ فغانی کا مین درس

ورنہ گلشن مین ہی میرے کون ہی جانے کی طرح + اس شعر مین سب ارکان

سالم ہین مگر عروض و ضرب مقصور ہین وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات — اور تقطیع یہہ ہی +

بلبلون کو فاعلاتن دون ہون دیوا فاعلاتن ن فغانی فاعلاتن کا مین درس

فاعلات ورنہ گلشن فاعلاتن مین ہی میری فاعلاتن کونسی جا فاعلاتن سیکھے طرح

فاعلات +

رمل مثمن محذوف — شعر ذوق کا ؎ سر بوقتِ ذبح اپنا اوسکے زیرِ پاے ہی +

یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہی + اسکا وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلن ہی اور تقطیع یہہ ہی +

سر بوقتِ فاعلاتن ذبح اپنا فاعلاتن اوسکے زیر فاعلاتن پاے ہی فاعلن یہہ نصیب

ال فاعلاتن لاہ اکبر فاعلاتن لوٹنے کی فاعلاتن جاے ہی فاعلن +

رمل مثمن مشکول — جسمین ایک رکن مشکول اور ایک سالم ہو بہ ترتیب پر وزن فعلاتُ

فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن دو بار جیسے یہہ شعر نیاز کا ؎ مجھے بیخودی یہہ تو نے

بھلی چاشنی چکھائی + کسی آرزو کی جی مین نہین اب ہی سمائی + اسکی تقطیع یہہ ہی

سے مجھے یہہ جو فعلاتُ دی ہیہ تو نے فاعلاتن بھلی دیا تس فعلاتُ پی جیکھائی فاعلاتن
کسی آ رفعلات زو کی دل مین فاعلاتن نہین اب رفعلات ہی سمائی فاعلاتن +

رمل مثمن مخبون محذوف — شعر شہیدی کا ہے ۞ اوسکے الطاف تو ہین عام شہیدی سب پر ۞
تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا ۞ اسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون ہی اور عروض
و ضرب مخبون محذوف ہین — وزن یہہ ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن دو بار اور تقطیع یہہ ہی +
اوسکے الطا فاعلاتن ف تو ہین عا فعلاتن م شہیدی فعلاتن سب پر فعلن
تجھسے کیا ضد فاعلاتن تھی اگر تو فعلاتن کسی قابل فعلاتن ہوتا فعلن

رمل مثمن مخبون مقصور — شعر ظفر کا ہے ۞ ای ظفر یہہ ترے اشعار ہین یا نالۂ رسا
کیا بلا ہین کہ جو یون دل مین اثر کرتے ہین ۞ اسکا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلات ہی دو بار اور تقطیع یہہ ہی +
ای ظفر یہہ فاعلاتن تیرے اشعا فعلاتن رہین یا نا فعلاتن لۂ رسا فعلات کیا بلا
ہین فاعلاتن کہ جو یون دل فعلاتن مین اثر کر فعلاتن تے ہین فعلات عروض
و ضرب مخبون و مقصور ہین اور صدر و ابتدا سالم اور حشو مخبون +
اور اگر ارکان بحر کے چھ ہون تب بھی سالم پر شعر نہین کہتے ہین +

رمل مسدس مقصور محذوف — شعر غالب کا ہے ۞ پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال
پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا ۞ اسمین عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور باقی اسکا

سالم ہین وزن اول مصرعہ کا یہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلات - اور دوسرے مصرعہ کا فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اور تقطیع یہہ ہے +

بیچھر ہوا مدفا علاتن حسن طرازی فاعلاتن کا خیال فاعلات پھر مہ وخور فاعلاتن شید کا وقت فاعلاتن ترکھلا فاعلن +

رمل مسدس مخبون مقصور - شعر غالب کا سے تیری فرصت کے مقابل اے عمر برق کو پابحنا باندھتے ہین + اس شعر مین صدر وابتدا سالم ہین اور حشو مخبون اور عروض وضرب مخبون مقصور رہین وزن یہہ ہی فاعلاتن فعلاتن فعلات اور تقطیع یہہ تیری فرصت فاعلاتن سے کے مقابل فعلاتن اے عمر فعلات برق کو پا فاعلاتن بحنا با فعلاتن ندھتے ہین فعلات آخر رکن مین و ساقط ہوگئی اور ن متحرک بموجب قاعدہ چہارم تقطیع کے +

بحر کامل کا بیان

یہہ بحر عربی زبان کے لئے خاص ہی مگر اوسکے ارکان سالم اور مذال پر اب شعرا اسے بحر مین بھی شعر کہتے ہین اور مثمن ہی مروج ہی وزن اوسکا متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ہی دوبار +

بحر کامل مثمن سالم - شعر جرأت کا سے جو چمن مین گذرے تو اے صبا تو یہہ کہیو بلبل زار سے + کہ خزان کا دن بھی ہی سامنے نہ لگانا دل کو بہار سے سب ارکان سالم ہین اور تقطیع اوسکی یہہ ہی +

جو چمن مین گذ متفاعلن رے تو اے صبا متفاعلن تو یہہ کہیو بل متفاعلن بل زار سے
متفاعلن کہ خزان کے دن متفاعلن بھی ہین سامنے متفاعلن نہ لگانا دل متفاعلن
کو بہار سے متفاعلن اور یہہ شعر نیاز کا ہے ۵ تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو
نقاب منہ سے اوٹھا دیا ÷ وہین محو حیرت بیخودی مجھے آئینہ سا بنا دیا ÷ تقطیع یہہ ہے
تو نے اپنا جل متفاعلن وہ دکھانیکو متفاعلن جو نقاب منہ متفاعلن سے اوٹھا دیا
متفاعلن وہین محو حی متفاعلن رت بیخودی متفاعلن مجھے آئینہ متفاعلن سا بنا
دیا متفاعلن ÷

بحر کامل مثمن مذال جسمین صرف عروض ضرب مذال ہین بروزن متفاعلان اور
باقی ارکان سالم جیسے اس شعر مین ہے ۵ نہ تو تاب دل ہین جفا کی ہے نہ وفا کی طرز
ہی یار ہین ÷ یہی بس ٹھنی ہی نکل چلین کسی اور ملک دیار ہین ÷ تقطیع یہہ ہے ÷
نہ تو تاب دل متفاعلن ہین جفا کی ہے متفاعلن نہ وفا کی طر متفاعلن ز ہی یار ہین
متفاعلان یہی بس ٹھنی متفاعلن ہی نکل چلین متفاعلن کسی اور مل متفاعلن
ک دیار ہین متفاعلان ÷

بحر متدارک کا بیان

یہہ بحر بھی مثمن ہی مستعمل ہے وزن اصلی اسکا فاعلن ہے آٹھہ بار لیکن اردو والے اکثر
آٹھہ رکنون کو ایک مصرع قرار دیتے ہین جیسا کہ آگے آتا ہے اور ارکان سالم بہت کم پائے
جاتے ہین زحاف خبن اور قطع اور حذف کے ساتھہ مستعمل ہے خبن سے

سبب سے فاعلن فعلن بکسر عین ہوجاتا ہی اور قطع کی جہت سے فعلن بسکون
عین اور حذذ کی جہت سے فع رہجاتا ہی ❊

بحر متدارک مقطوع — شعر مؤلف کا ❊ تمنے بات نہ میری مانی ❊ کس کا م
آئی یہہ نادانی ❊ سب ارکان مقطوع ہین بوزن فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار تقطیع یہہ ہے
تمنے فعلن بات نہ فعلن میری فعلن مانی فعلن ❊ کس کا فعلن مائی فعلن یہہ نا فعلن
دانی فعلن ❊

بحر متدارک مخبون — شعر ظفر کا ❊ مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا ❊ مرا تو بھی
ہین دوست یگانہ رہا ❊ تقطیع اسکی یہہ ہے ❊
مرا دش فعلن من اگر فعلن چہ زما فعلن نہ رہا فعلن ❊ مرا تو فعلن بھی ہین دو فعلن ست یگا
نہ رہا فعلن لیکن اس وزن کے ارکان کو اردو والے اکثر مضاعف کرکے اشعار کہتے ہین
یعنی ایک شعر مین بجاے آٹھہ رکنون کے سولہہ رکن لاتے ہین چنانچہ یہہ شعر ظفر کا
اسی وزن پر ہی ❊ گئے وہ جان جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے
نہ ادھر کے ہوئے ❊ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
وزن اسکا فعلن بکسر عین سولہہ بار اور تقطیع یہہ ہی ❊
گئے وہ فعلن نہ جہا فعلن ن کے کا فعلن م سے ہم فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے
فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے فعلن نہ خدا فعلن ہی ملا فعلن نہ وصا فعلن ل صنم فعلن نہ ادھر
فعلن کے ہوئے فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے فعلن اور یہہ شعر ظفر کا ❊ نہ تھی حال کی

جب ہمین اپنی خبر ہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر ٭ پڑی اپنی برائیون پر جو نظر تو نگاہ مین کوئی برا نرہا ٭ تقطیع اسکی یہہ ہے ٭

نہ تھی حا فعلن لکی جب فعلن ہمین اپ فعلن نی خبر فعلن رہے دے فعلن کہتے او فعلن رون کی عی فعلن ب و ہنر فعلن پڑی اپ فعلن نی برا فعلن ئیون پر فعلن جو نظر فعلن تو نگا فعلن ہ مین کو فعلن ئی برا فعلن نہ رہا فعلن ٭

بحر متدارک مقطوع احذ — یہہ وزن بھی مضاعف یعنی دو چند مستعمل ہے مثال شعر میر کا ؎ الٹی پڑگئین سب تدبیرین کچھہ نہ دوا نے کام کیا ٭ آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا ٭ اسمین سب ارکان مقطوع ہین اور عروض و ضرب احذ وزن یہہ ہے ٭

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع دوبار تقطیع یہہ ہے ٭

الٹی فعلن پڑگئین فعلن سب تد فعلن بیرین فعلن کچھہ نہ فعلن دوا نے فعلن کام کیا فعلن یا فع آخر فعلن اس بی فعلن ماری فعلن دل نے فعلن اپنا فعلن کام تمام فعلن کیا فع اور اس بحر مین عروض و ضرب بوزن فاع بھی آجاتے ہین جیسے اس شعر مین ظفر کے ؎ میری طرف سب تاک رہے ہین محفل مین ہین جتنے حریف ٭ ساقی تجھسے ساغر مے مین آنکھہ بچا کر کیونکر لون ٭ تقطیع یہہ ہے ٭

میری طر فعلن رف سب فعلن تاک ر فعلن ہے ہین فعلن محفل فعلن مین ہین فعلن جتنے ح فعلن ریف فاع ساقی فعلن تجھہ سے فعلن ساغر فعلن مے مین فعلن آنکھہ ب فعلن چا کر فعلن کیونکر فعلن لون فاع اور کبھی حذ حشو مین بھی واقع ہوتا ہے جیسے یہہ شعر تراب کا ؎ باد خزان کے

قدموں سے باغ ہوا تھا خارستان ❊ دم سے ترے اے بادِ صبا آگ لگی گلشن میں ہے ❊

اسمیں تین تین کنوں کے بعد ایک کن اخذ ہے اور باقی مقطوع اور تقطیع یہہ ہے ❊

باغ فعلن ان کے فعلن قدموں فعلن سے فع باغ فعلن ہوا تھا فعلن خارس فعلن تان فاع دم سے تا فعلن رے اے فعلن بادِ ص فعلن با فع آگ ل فعلن گی گل فعلن شن میں فعلن ہے فع ❊

بحر متقارب کا بیان

اس بحر کو تقارب بھی کہتے ہیں اور یہہ بھی مثمن ہی مروج ہے اور اردو والے اسکے بھی نرلوگ بہت شاعت کرکے شعر کہتے ہیں وزن اصلی اسکا فعولن ہے آٹھہ بار اور زحافات میں سے اسمیں تسبیغ اور قصر اور حذف اور قبض اور ثلم واقع ہوتے ہیں تسبیغ کی جہت سے فعولن ضرب میں فعولان ہوجاتا ہے اور قصر کی جہت فعول بسکون لام اور حذف کی جہت فعو رہتا ہے جسکے عوض فعل مستعمل ہے اور قبض کی جہت سے فعول بضم لام ہوجاتا ہے اور ثلم کے باعث عولن رہتا ہے اسکی جگہہ فعلن لاتے ہیں

بحر متقارب مثمن سالم۔ شعر سودا کا ❊ مرے خون ناحق کی دیگی گواہی ❊ شہادت کو بس ہے مری بیگناہی ❊ اسمیں سب ارکان سالم ہیں وزن اصلی پر اور تقطیع اسکی یہہ ہے ❊

مرے خو فعولن ن ناحق فعولن کی دیگی فعولن گواہی فعولن شہادت فعولن کو بس ہے فعولن مری بے فعولن گناہی فعولن ❊

بحر متقارب مثمن مسبغ۔ شعر سودا کا ❊ گدا دست اہلِ کرم دیکھتے ہیں ❊ ہم اپنا ہی

دم اور قدم دستے لکھتے ہین + عروض و ضرب مسبّغ اور باقی ارکان سالم اور تقطیع یہہ ہی +

گدا دس فعولن شہا ہل فعولن کرم دست فعولن ستے ہین فعولان ہم اپنا فعولن

ہی دم اور فعولن قدم دست فعولن ستے ہین فعولان +

بحر متقارب مثمن مقصور — شعر مؤلف کا ع غرض کیا کہون کیا ہی میرا سوال + کہ ظاہر ہی دلبر ترے سب کا حال + اسمین عروض و ضرب مقصور ہین بوزن فعول اور باقی ارکان سالم وزن یہہ ہی فعولن فعولن فعولن فعول — تقطیع ظاہر ہی +

بحر متقارب مثمن محذوف — شعر مؤلف کا ع الہی کرون کس سے جا التجا + عنایت سے ہو تجھسے کہ مدعا + اسمین عروض و ضرب محذوف ہین اور باقی ارکان سالم وزن یہہ ہی فعولن فعولن فعولن فعل — تقطیع ظاہر ہی +

بحر متقارب مقبوض اثلم جسمین ایک رکن مقبوض اور ایک اثلم بترتیب آوین یعنی بوزن فعول فعلن فعول فعلن دو بار جیسے شعر ملک محمد کا ع ملک محمد کہت کہانی + کہانگا راجا کہانگی رانی + تقطیع یہہ ہی +

ملک م فعول حمد فعلن کہت کہ فعول ہانی فعلن کہانگا فعول راجا فعلن کہانگی فعول رانی فعلن مگر یہہ وزن ہندی مین بہت مستعمل ہی اور اردو والے اکثر اسکو مضاعف کرکے شعر کہتے ہین مثال شعر سودا کا ع نہین جنمین عقل وہ کرین ہین طلب مس سے کیمیا کی + جو فہم ہووے تو ہی اکسیر ہی یہہ مشت غبار اپنا — وزن اسکا فعول فعلن فعول فعلن ہی چار بار اور تقطیع یہہ ہی +

نہیں جو کہیں عشق ل ہو کر رہے ہیں طلب ہم ہوس سے کیم یا کی
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

چوتھم جھوٹے تو یہ نہ اکسی رہی یہ مشت غبار اپنا ۔
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مسبغ جسمین عروض و ضرب مسبغ ہین بر وزن فعلان اور باقی ارکان مثل سابق مثال سے نشہ ہے کسکا شراب کسکی کسیکے مین انتظار مین ہون نہ ہم حبت جو پی ہے مین نے اوسی کے ابتک خمار مین ہون ۔ تقطیع یہ ہے

نشہ ہے کسکا شراب کسکی کسیکے مین ان تظا ر مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

نہ ہم حبت جو پی ہے مین نے اسیکے ابتک خمار مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

فائدہ یہ اوزان جو بحرونکو مضاعف کر کے بنا لیتے ہین اور وزن بحر کامل کا عوام مین بحر طویل کے نام سے مشہور ہے اور واقع مین بحر طویل ایک خاص بحر عربی کی ہے جو شعراے عجم کے نزدیک متروک ہے پس طویل بمعنی لغوی یعنی دراز البتہ ہو سکتا ہے کہ اوزان اصلی و مروج کی نسبت انکے وزن زیادہ دراز ہوتے ہین ۔

بحر ہزج کا بیان

اس بحر کا وزن اصلی مفاعیلن ہے آٹھ بار ۔

بحر ہزج مثمن سالم ۔ شعر ذوق کا ہے ۞ جہان ہین عرصۂ عشرت سے سواد چند ہی
غم سکا ۔ اگر ہے عید کا اک دن تو عشرہ ہی محرم کا ۔ اسمین سب ارکان سالم ہین تقطیع یہہ ہی

جہان ہین عر مفاعیلن صۂ عشرت سے مفاعیلن سواد چند مفاعیلن ہی غم سکا مفاعیلن
اگر ہی عی مفاعیلن د کا اک دن مفاعیلن تو عشرہ ہی مفاعیلن محرم کا مفاعیلن

اور یہہ شعر ناسخ کا ہے ۞ اوسی سے رنگ ہی گل کا اوسی سے نشہ ہی مل کا ۔ وہی نالہ
ہی بلبل کا وہی نغمہ ہی قلقل کا ۔ اسکی تقطیع یہہ ہی ۔

اوسی سے رن مفاعیلن گ ہی گل کا مفاعیلن اوسی سے نش مفاعیلن شہ ہی مل کا
مفاعیلن وہی نالہ مفاعیلن ہی بلبل کا مفاعیلن وہی نغمہ مفاعیلن ہی قلقل کا مفاعیلن

اور زحافات سے جو اس بحر مین اکثر واقع ہوتے ہین تسبیغ اور قصر اور حذف و خرم
و کف و شتر و خرب و جب و ہتم ہین تسبیغ سے مفاعیلان عروض و ضرب مین ہوجاتا
ہی اور قبض سے مفاعلن اور قصر سے مفاعیل بسکون لام اور حذف سے مفاعی
یعنی فعولن اور خرم سے فاعیلن یعنی مفعولن اور کف سے مفاعیل بضم لام اور شتر
یعنی اجتماع خرم اور قبض سے فاعلن اور خرب یعنی اجتماع خرم اور کف سے
فاعیل یعنی مفعول اور جب سے مفا یعنی فعل اور ہتم سے مفاع یعنی فعول بسکون لام ہوتا ہی ۔

بحر ہزج مثمن مسبغ ۔ شعر سودا کا ہے ۞ اسے تو چھپا کیجیے جو یہہ قلقل ہی شیشے مین ۔
مے گلرنگ بھی ساقی عجب بلبل ہی شیشے مین ۔ اسمین سب ارکان سالم ہین اور عروض
و ضرب مسبغ ہین اور تقطیع یہہ ہی ۔

اسے تو یہہ مفاعیلن جہاں کیتے مفاعیلن سو بہہ قلقل مفاعیلن ہے شیشے میں مفاعیلن
سے گلرن مفاعیلن کہ جھو ساقی مفاعیلن عجب بلبل مفاعیلن ہے شیشے میں مفاعیلن
۞ بحر ہزج مثمن اخرب جسمیں ایک جزو اخرب اور باقی سالم ہوتے ہیں ترتیب یہہ وزن مفعول
مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبار مثال شعر سودا کا ہے دل معنی رنگین سے لبریز
ہے سودا کا + اس غنچہ میں پھولا ہے گلزار بہت تحفہ + اسکی تقطیع یہہ ہے +
دل معنی مفعول ہی رنگین سے مفاعیلن لبریز مفعول ہے سودا کا مفاعیلن
اس غنچہ مفعول میں پھولا ہے مفاعیلن گلزار مفعول بہت تحفہ مفاعیلن +
۞ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور ہے شعر قدرت کا ہے رونیکو مرے دیکھ
کتا چرخ پہ پھٹ جاے + فریاد کروں میں تو جگر رعد کا پھٹ جاے + وزن
اسکا مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل ہے دوبار اس میں صدر وابتدا اخرب ہیں اور حشو
مکفوف ہی اور عروض وضرب مقصور ہیں اور تقطیع یہہ ہے +
رونے کو مفعول مرے دیکھ مفاعیل کتا چرخ مفاعیل پہ پھٹ جاے مفاعیل
فریاد مفعول کروں میں تو مفاعیل جگر رعد مفاعیل کا پھٹ جاے مفاعیل
اور اگر عروض وضرب محذوف ہوتے ہیں تو یہہ وزن فعولن ہوتے ہیں جیسے یہہ شعر
مومن کا ہے مومن سخن اعجاز بیانی کا جیسی تک + ہر ایک کو دعوی ہے کہ میں کچھہ
نہیں کہتا + اسکا وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہے دوبار اور تقطیع اسکی
یہہ ہے +

مومن ؏ مفعول خدا ہے مفاعیل بیاں کا مفاعیلن بھی تک فعولن ہر ایک مفعول
کو دعوی ہے مفاعیل کہیں کچھ نہ مفاعیل ہیں کہتا فعولن ✣

فائدہ جلیلہ یہہ بحر ایسی مشہور و مروج ہے کہ اسکے ارکان سالم ہون یا مزاحف سب پر اشعار پائے جاتے ہین اور منجملہ اوسکی شہرت کی ایک یہہ بات ہے کہ وزن رباعی جو ایک خاص وزن پر مشتمل ہے وہ بھی اسی بحر سے ہے اور اوسکے وزن کی دو صورتین ہین ✣

صورت اول مفعول مفاعیل مفاعیلن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرب رہتے ہین اور حشو یا سالم ہوتا ہے یعنی مفاعیلن یا مقبوض یعنی مفاعلن یا مکفوف یعنی مفاعیل یا اخرب یعنی مفعول ہوتا ہے اور عروض و ضرب یا اہتم ہوتے ہین یعنی فعول یا مجبوب یعنی فعل یا اخرم اہتم یعنی فاع یا اخرم مجبوب یعنی فع واقع ہوتے ہین اور یہہ سب ملکر بارہ وزن ہوتے ہین اوسی ایک وزن کے قریب جو اوپر مذکور ہوا اور انکی تفصیل یہہ ہے ✣

اول	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	دوم	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
سوم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	چہارم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
پنجم	مفعول مفاعیلن مفعولن فع	ششم	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
ہفتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	ہشتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
نہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	دہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

یازدہم	مفعول مفاعیلن مفعول فعل	دوازدہم	مفعول مفاعیلن مفعول فعول

مثال رباعی کی اس وزن پر سودا کی رباعی سودا یہ ہی دنیا تو بہر سو
کب تک * آوارہ ازین کوچہ بان کو کب تک * حاصل یہی اس سے نہ کہ تا دنیا ہے
بالفرض ہوا یون بھی تو پھر تو کب تک * وزن اسکا مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
ہی اور تقطیع یہہ ہی *

سودا یہ مفعول ہی دنیا تو مفاعیل بہر سو کب مفاعیلن تک فع آوارہ مفعول
ازین کوچہ مفاعیل بان کو کب مفاعیلن تک فع حاصل یہہ مفعول ہی اس سے
مفاعیل کہ تا دنیا مفاعیلن ہے فع بالفرض مفعول ہوا یون بھی مفاعیل تو پھر تو کب
مفاعیلن تک فع چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر کسی مصرعہ مین حشو کے
ارکان مثلاً مقدم و مؤخر ہوتے یا مفاعیلن کی جگہ مفاعلن یا مفعولن ہوتا یا ضرب
و عروض مین فاع یا فعل وغیرہ آجاتا تب بھی کچھ حرج نہ تھا *

صورت دوم مفعولن مفعولن مفعولن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرم
رہتے ہین اور حشو یا اخرم رہتا ہی یا اخرب یا مکفوف یا سالم یا اشتر یعنی فاعلن
اور عروض و ضرب مثل صورت اولی کے ہوتے ہین اور یہہ بھی بارہ وزن ہین
ایک دوسرے سے بہت مشابہ جنکی تفصیل یہہ ہی *

۱ مفعولن مفعولن مفعولن فع ۲ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۳ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل ۴ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

۵	مفعولن مفعولُ مفاعیلن فع	۶	مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۷	مفعولن فاعلن مفاعیلن فع	۸	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۹	مفعولن مفعولن مفعول فعل	۱۰	مفعولن مفعولن مفعولُ فعول
۱۱	مفعول مفعول مفاعیل فعل	۱۲	مفعولن مفعول مفاعیلُ فعول

مثال اس صورت کے وزن کی رباعی مؤلف کی ❊ رباعی ❊ غم کے عالم مین مین پڑا رہتا ہون ❊ جو کچھ گذرے اوسے سدا سہتا ہون ❊ اس غم مین یان نہین جو کوئی مونس ❊ دل ہی دل مین خدا خدا کہتا ہون ❊ وزن اس رباعی کا مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہے اور تیسرے مصرعہ مین عروض فع واقع ہوا ہے تقطیع یہہ ہے ❊

غم کے عا مفعولن لم مین مین فاعلن پڑا رہتا مفاعیلن ہون فاع جو کچھ گذ مفعولن رے اوسے فاعلن سدا سہتا مفاعیلن ہون فاع اس غم مین مفعولن یان نہین فاعلن جو کوئی مو مفاعیلن نس فع دل ہی دل مفعولن مین خدا فاعلن خدا کہتا مفاعیلن ہون فاع اسکے چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر حشو کے ارکان مین مفاعیل مفعول آجاتے یا عروض و ضرب مین فعل یا فعول ہوتا تب بھی اس وزن مین خرابی نہ تھی بلکہ صورت اول اور دوم کے اوزان بھی آپس مین بہت ملتے جلتے ہین یہانتک کہ جو وزن ہمنے صورت اول مین لکھا ہے اگر اوسکے حشو کے ارکان کے دونون میم ساکن کرو اور اوسکے ما قبل یعنے لام کو میم کے ساتھ ملا کر پڑھو اس طرح کہ مفعو لم فاعیلم فاعیلن

فع تو یہی وزن ہوگا کہ مفعول مفعول مفعولن فع جو بعینہ صورت دوم ہی اسی لیے
اگر رباعی کا ایک شعر مثلاً صورت اول کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا شعر
دوسری صورت کے کسی وزن پر تو فصحا کے نزدیک کچھہ نقصان نہین صورت
اول کے اوزان کو اوزان اخرب کہتے ہین اور صورت دوم کے اوزان کو
اخرم — اب یہان تین تین رباعیان اوزان صورت اول و دوم کی ایسی لکھی
جاتی ہین کہ جن مین ہر ایک مصرعہ ایک وزن پر اون چوبیس وزنون گذشتہ
سے ہو اور ہر ایک مصرعہ کے اخیر مین ہندسہ نشان وزن کا لکھدیا ہی کہ مصرعہ
مذکور اوس صورت کے کون سے وزن پر ہی طالب علم تقطیع کرکے مطابق کر

رباعیات صورت اول یعنی اخرب کے اوزان از عبدالعزیز خان صاحب عزیز دہلوی

رباعی ہی شبنم حیران کو مجھ سے یہہ حجاب ۱۲ — آنکھون کو کرے چار نہین یہہ کو تاب ۸
حیرت کو مری غور اگر کرتا ہی ۱ — آئینہ کی آنکھین بھر آتا ہی آب ۲

رباعی سرمایۂ غفلت ہی بناتا ہی جہان ۶ — بینا ہی وہ جو نہ وا کرے آنکھ یہان ۹
ہر پردۂ دید ہی حجاب غفلت ۳ — عارف کو یہہ کھلتا ہی راز پنہان ۵

رباعی ہی اہل سخا سے چرخ دون بر سر جنگ ۱۰ — پایا ہی خسیسون نے تاج و اورنگ ۶
غنچہ سے چمن مین یہہ معلوم ہوا ۱۱ — زر جسکی گرہ مین ہو وہی ہی دلتنگ ۴

رباعیات صورت دوم یعنی اخرم کے اوزان یہ

رباعی ہین باغ عالم مین کیاکیا گل و خار ۱ — لیکن ہی دیدۂ بصیرت درکار ۹
بینائی آنکھون مین نرگس کی ہوا — گلشن مین تب کرے تماشائے بہار ۴

رباعی لازم ہی انسانکو ہو سب سے جدا ۱۱ — ہوتا ہی مشہور رہے جو تنہا ۵
وحدت سے ہی فروغ خورشید فلک ۲۳ — شہرت عزلت مین ہی مثالِ عنقا ۶

رباعی دنیا مین ہنسی سے بیشتر کون ہی پاک ۱۲ — لیکن ہی دیوانہ اگر ہو بیباک ۴
دیکھو تو گلشن مین گل سے نے یہہ کیا ۹ — ہنستے ہنستے دامن کر ڈالا چاک ۲

اب جاننا چاہیے کہ یہہ بحر مسدس بھی بہت مستعمل ہی مگر مسدس سالم پر شعر کہنا معمول نہین مزاحف بہت مروج ہی ؀

بحر ہزج مسدس مقصور جسمین عروض و ضرب مقصور ہین اور باقی ارکان سالم بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل شعر سودا کا ؎ کیا غارت انھین ایسا ہی بکھا بچھوڑا ایک کی تسبیح مین تار ؀ تقطیع یہہ ہی ؀

کیا غارت مفاعیلن انھین ایسا مفاعیلن ہی اک بار مفاعیل بچھوڑا ایک مفاعیلن کی تسبیح مفاعیلن مین تار مفاعیل اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو ہزج مسدس محذوف ہوگی جیسے یہہ شعر سودا کا ؎ یہہ دعوی کو کوئی شاعر مانے ؀ لیکن جو سخندان ہو سو جانے ؀ اسکی ترکیب و تقطیع مین

پہلے شعر سے صرف اتنا فرق ہی کہ اسکے عروض و ضرب محذوف ہیں وزن فعولن ہین اور اوسکے یہ وزن مفاعیل ہے تھے ٭

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف شعر مومن کا ❊ مومن ہی زبان عرض احوال ٭ ہین سے نے تجھے بیخود جتایا ٭ وزن اول مصرعہ کا مفعول مفاعلن مفاعیل ہی اور دوسرے کا مفعول مفاعلن فعولن اور اسمین ابتدا اخرب اور حشو مقبوض اور عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور تقطیع یہہ ہی ٭

مومن ہی مفعول زبان عر مفاعلن ض احوال مفاعیل ہین سے نے ت مفعول تجھے بیخود مفاعلن جتایا فعولن ٭

بحر ہزج مسدس اخرم اہتم جسمین صدر و ابتدا و حشو اخرم ہین اور عروض و ضرب اخرم اہتم مثال شعر میر کا ❊ ضبط کرون مین کبتک آہ ٭ چل ای خامہ بسم اللہ ٭ اسکا وزن یہہ ہی مفعولن مفعولن فاع اور تقطیع یہہ ہی ٭

ضبط کرون مفعولن مین کبتک مفعولن آہ فاع

چل ای خا مفعولن مہ بسم ال مفعولن لاہ فاع

بحر خفیف کا بیان

یہہ بحر مسدس مستعمل ہی وزن اصلی یہہ ہی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن اسکے ارکان سالم سے شعر نہین پائے جاتے اور زحافات سے اسمین خبن اور قصر اور حذف آتے ہین خبن سے فاعلاتن فعلاتن ہوتا ہی اور مستفعلن مفاعلن ہوا کہ

پہلے مذکور ہوا اور قصر فاعلاتن کو فاعلات کر دیتا ہی اور حذف اوسکو فاعلن بنا دیتا ہی ✣

بحر خفیف مخبون مقصور بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلات جسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون اور عروض و ضرب مخبون مقصور جیسے شعر غالب کا ہے
ہان مہ نو سنین ہم اوسکا نام ۔ جسکو تو جھک کے کر رہا ہی سلام ۔ تقطیع یہہ ہی ۔

ہان مہ نو فاعلاتن سنین ہم اوس مفاعلن کا نام فعلات
جسکو تو جھک فاعلاتن کے کر رہا مفاعلن ہی سلام فعلات

اور یہہ شعر ذوق کا ہے وقت پیری شباب کی باتین ۔ ایسی ہین جیسے خواب کی باتین ✣ تقطیع یہہ ہی ✣

وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلات
ایسی ہین جی فاعلاتن سے خواب کی مفاعلن باتین فعلات

اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو فعلات کی جگہ فعلن ہوگا جیسا اس شعر مین آتش کے ہے جس سے روشن ہین دل کے کاشانے ۔ ہم اوسی شمع کے ہین پروانے ۔ تقطیع یہہ ہی ۔

جس سے روشن فاعلاتن ہین دل کے کا مفاعلن شانے فعلن
ہم اوسی شم فاعلاتن ع کے ہین پر مفاعلن وانے فعلن

اور یہہ شعر رند کا ہے دیکھو دن طالع کی اب رسائی کو ۔ میری بگڑی کو کیا بنانا ہی ۔ تقطیع یہہ ہی

دیکھوں طالع فاعلاتن کی اب سامفاعلن ٹی کو فعلن
میری بگڑی فاعلاتن کو گیا بنا مفاعلن تا ہو فعلن

بحر سریع کا بیان

یہہ بحر بھی مسدس ہی آتی ہے اور سالم متروک ہے وزن اصلی اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی اور زحافات میں سے اسمین خبن اور طی اور وقف اور کشف واقع ہوتے ہین خبن کی جہت مستفعلن مفتعلن ہو جاتا ہی اور مفعولات مین طی ہونے سے واو دور ہو جاتی ہی اور وقف کی جہت سے ت ساکن ہو جاتی ہی تو مفعلات ہوتا ہی اوسکی جگہہ فاعلات رکہتے ہین اور اگر کشف اور طی واقع ہون تو فاعلن رہتا ہی ❊

بحر سریع مخبون مطوی و موقوف۔ شعر سودا کا ❊ صدر کے بازار مین تھا اک دبنگ ❊ عاراطبا و طبابت کا ننگ ❊ وزن اسکا ہی مفتعلن مفتعلن فاعلات دوبار تقطیع یہہ ہی ❊

صدر کے با مفتعلن زار مین تھا مفتعلن اک دبنگ فاعلات
عاراطب مفتعلن با و طبا مفتعلن بت کا ننگ فاعلات

اسمین صدر و ابتدا و حشو مخبون ہین اور عروض و ضرب مطوی و موقوف ❊

بحر سریع مخبون مطوی و مکشوف ❊ دل مین ترے جو کوئی گھر کر گیا ❊ سخت مہم تھی کہ بسر کر گیا ❊ وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن ہی دوبار اور تقطیع یہہ ہی ❊

دل مین ترے مفتعلن جو کوئی گھر مفتعلن کر گیا فاعلن

سخت ستم مفتعلن تھی کہ بسر مفتعلن کر گیا فاعلن

اسمین عروض و ضرب مطوی مکشوف ہین اور باقی اجزا مطوی +

بحر مجتث کا بیان

یہہ بحر بھی سالم مروج نہین اسکے مثمن کا وزن اصلی مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دو بار اور زحافات مین سے اسمین خبن اور قصر اور حذف کرتے ہین جب اسکے سب ارکان مین خبن واقع ہوتا ہے تو اوسکا وزن یہہ ہوتا ہے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن اسپر بھی اشعار کم پائے جاتے ہین مگر عروض و ضرب مقصور یا محذوف بہت کہتے ہین +

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور ـ شعر ناسخ کا ؏ فریب دانہ دکھاتا ہین تمہارا رند نگر تہ دام اگر خاک مین نہان صیاد ـ وزن اسکا مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات ہے اور تقطیع یہہ ہے +

فریب دا مفاعلن نہ دکھاتا فعلاتن ہین تمہا مفاعلن را رند فعلات نگر تہ دا مفاعلن م اگر خا فعلاتن ک مین نہان مفاعلن ن صیاد فعلات عروض و ضرب مقصور ہین اور باقی ارکان مخبون اور یہہ شعر گویا کا ؏ وہ مست ہون کہ مری خاک کا ہے مے سے خمیر + پلایا ہے مجھے طفلی مین دخت رز نے شیر +

تقطیع اسکی یہہ ہے +

وہ مست ہون مفاعلن کہ مری خا فعلاتن ک کا ہی ہی مفاعلن سے تغیر فعلات
پلایا ہی مفاعلن مجھے طفلی فعلاتن مین وحشت زر مفاعلن سے نے شیر فعلات

بحر مجتث مخبون محذوف۔ شعر ذوق کا ع عجب نہین ہی مری سوز شر
وروی سے یہ کہ تا شمع ہو ہر ایک تار مو میرا ۔ اسکا وزن مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن ہی جسمین عروض و ضرب محذوف ہین اور باقی ارکان مخبون اور
تقطیع اسکی یہہ ہی ۔

عجب نہین مفاعلن ہی مری سو فعلاتن ز شر درو مفاعلن ی سے فعلن کہ تا شم
مفاعلن ع ہو ہر ایسے فعلاتن ک تا رمو مفاعلن میرا فعلن اور یہہ شعر ظفر کا ہ
ہم اوسکی بات کے قائل ہین ای ظفر جسنے ، بھلا کہا جسے منہ سے اوسے
برا نہ کہا ۔ تقطیع یہہ ہی ۔

ہم اوسکی با مفاعلن ت کے قائل فعلاتن ہین ای ظفر مفاعلن جسنے فعلن
بھلا کہا مفاعلن جسے منہ سے فعلاتن اوسے برا مفاعلن نہ کہا فعلن

بحر مضارع کا بیان

اس بحر کا اصلی وزن مثمن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن ہی دو بار ارکان
سالم پر شعر نہین کہتے اور زحافات سے جو اسمین واقع ہوتے ہین وہی ارکان
جو مفاعیلن اور فاعلاتن ہین جدا جدا مذکور ہوئے ۔

بحر مضارع مثمن اخرب جسمین ایک جزو اخرب ہی یعنی مفعول اور دوسرا

سالم بترتیب بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن دوبار جیسے شعر عشرت کا ہے آتا ہی صبح اٹھکر تیری برابری کو ٭ کیا دن لگے ہین دیکھو خورشید خاوری کو ٭ تقطیع اِسکی یہہ ہی ٭

آتا ہی مفعول صبح اٹھکر فاعلاتن تیری بر مفعول ابری کو فاعلاتن کیا دن ل مفعول گے ہین دیکھو فاعلاتن خورشید مفعول خاوری کو فاعلاتن اور

یہہ شعر سودا کا ہے جوہر نہ ہووے جسمین جوہر شناس کب ہی ٭ جو صاحب ہنر ہو وہ ہی ہنر کو بیچکھے ٭ تقطیع یہہ ہی ٭

جوہر نہ مفعول ہووے جسمین فاعلاتن جوہر شن مفعول اس کب ہی فاعلاتن جو صاح مفعول ب ہنر ہو فاعلاتن وہ ہی ہُ مفعول نر کو بیچکھے فاعلاتن ٭

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ جسمین عروض و ضرب مسبغ ہون بروزن فاعلیان اور باقی ارکان مثل سابق ۔ شعر مؤلف ہے ہاتھون سے چھٹ گیا ہی کیسے سخی کا دامان ٭ جو مثل تار رہتی ٹکڑے مرا گریبان ٭ تقطیع یہہ ہی ٭

ہاتھون سے مفعول چھٹ گیا ہی فاعلاتن کیسے س مفعول خی کا دامان فاعلیان جو مثل مفعول تار رہتی فاعلاتن ٹکڑے م مفعول را گریبان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات شعر مومن کا ہے گلشن مین پالے ہین ہم کہو ملین چلے سنی ٭ اپنے تو آشیان مین کچھ بھی سوا داغ ٭

اس مثال مین صدر و ابتدا اخرب ہین اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب مقصور تقطیع یہہ ہی ٭

گلشن مین مفعول لالہ مین ہون فاعلات کہ ہو دلمین مفاعیل جلے سے داغ فاعلات
اپنے تو مفعول دلنشین نہ فاعلات ہین کچھ بھی بس مفاعیل دلسے داغ فاعلات

اور یہہ شعر قبول کا ہے ؎ اندھیر اب جہان مین ہی کہ عجز اب قبول ۔ وے دن
لگئے جو کرتے تھے اہل ہنر گھمنڈ ۔ تقطیع یہہ ہی ۔

اندھیر مفعول اب جہان مین فاعلات ہی کہ عجز مفاعیل اب قبول فاعلات
وے دن لگ مفعول ئے جو کرتے فاعلات تھے اہل ہ مفاعیل نر گھمنڈ فاعلات

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف ۔ شعر تنہا کا ہے ؎ جیسین ہی اوسکی
کاکل پر خم کو دیکھیے ۔ اس آرزو کو دیکھیے اور ہمکو دیکھیے ۔ اسمین عروض
وضرب محذوف ہین بروزن فاعلن اور باقی ارکان مثل سابق ۔ تقطیع یہہ ہی ۔

جیسین ہی مفعول اوسکے کاک فاعلات ل پر خم کو مفاعیل دیکھیے فاعلن
اس آر مفعول زو کو دیکھ فاعلات ئے اور ہمکو مفاعیل دیکھیے فاعلن

اس بحر کا مسدس متروک ہی ۔

بحر منسرح کا بیان

اس بحر کا بھی مسدس مروج نہین اور مثمن سالم کا اصلی وزن یہہ ہی مستفعلن
مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اور ارکان سالم پر بھی شعر نہین کہا جاتا زحافات
مین سے اس مین خبن اور طی اور وقف اور کشف مستعمل ہین اور ان سبکا بیان
پہلے ہو چکا ہی ۔

بحر منسرح مثمن مخبون مطوی موقوف ـ شعر سودا کا ــــہ شنے سمجھنے کو بات
حق سنے دے گوش و ہوش ٭ حق بعارت جسکے ہو آج نہ ہیو خموش ٭ وزن
اسکا مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات ہی دوبار جسمین صدر و ابتدا اور حشو کا رکن
دوم مخبون اور حشو کا اوّل رکن مصرعہ اولی مین مطوی اور دوسرے مین مطوی
مکشوف اور عروض و ضرب مطوی و موقوف ہین تقطیع یہہ ہی ٭

شنے سمجھنے مفتعلن کو بات فاعلات حق سنے دے مفتعلن گوش و ہوش
فاعلات حق بعارت مفتعلن جسکے ہو فاعلن آج نہ ہو مفتعلن خموش فاعلا

اور شعر آیندہ مین دونون مصرعون کا رکن اول حشو مطوی و مکشوف ہی ــــہ
مرد کو سچ بولنا جزو ہی ایمان کا ٭ جھوٹ کرے ہی سہم دین مسلمان کا ٭ وزن
اسکا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ہی دوبار اور تقطیع یہہ ہی ٭

مرد کو سچ مفتعلن بولنا فاعلن جزو ہی ای مفتعلن مانکا فاعلن
جھوٹ کرے مفتعلن ہی سہم فاعلن دین مسل مفتعلن مانکا فاعلن

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ
مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہین چنانچہ اکثر غزل و قصیدہ وغیرہ کے
اشعار مین عروض مقصور ہو تو ضرب محذوف ہوتی ہی اور اسکا عکس بھی ہوتا ہی مثلاً
اس شعر مین سودا کے ــــہ زبان شکوہ سوا اب کہا نہ مین ہیہات ٭ کوئی کسی
سے بھلا گلہ کشتا بھی ہی ٭ عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اسیطرح

اگر عروض و ضرب مین سے ایک مسبغ ہو اور ایک سالم جیسا اس شعر مین
گویا کہ سے ؎ نہو مغرور گر ز یہہ نگین یہہ ہفت کشور ہون ٭ سلیمان سے
یہان اک دم مین لیلے دیو خاتم کو ٭ اسمین عروض مسبغ ہی اور ضرب سالم
یا ایک رکن ایک مصرعہ کا مطوی ہو اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن مذاوی
و مکشوف ہو تب بھی کچھہ ہرج نہین جیسا کہ بحر منسرح کی مثال اول مین رکن اول حشو کا
ابھی گذرا ہی یا یہہ کہ صدر اور ابتدا مین سے ایک سالم ہو اور دوسرا مخبون تب بھی
کچھہ مضائقہ نہین جیسے اس شعر مین ظفر کے ؎ شفق صبح سے ہی غرق بخون
چرخ ظفر ٭ تیر ایسا ترے آہ سحری نے مارا ٭ صدر مخبون ہی بروزن فعلاتن اور
ابتدا سالم ہی بروزن فاعلاتن اور بعض صورتین ایسی ہین کہ ان مین حرکت مقابل
سکون کے پڑجاتی ہی اور سکون مقابل حرکت کے واقع ہوتا ہی
جیسا کہ تقطیع اشعار مین چند جا ہوا ہی پس اسقدر تفاوت مخل فصاحت نہین ٭
فائدہ ان بحرون گذشتہ مین سے ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث
اور خفیف اور تقارب پر شعر زیادہ کہے جاتے ہین بنسبت باقیماندہ بحرون کے
اور خفیف اور متقارب اور سریع بحرون پر مثنویان زیادہ کہتے ہین بہ نسبت
غزلون وغیرہ کے ٭
فائدہ شعرائے متاخرین نے ایک وزن نیا ایجاد کیا ہی اوسکو مستزاد
یعنی زیادہ کیا ہوا کہتے ہین اوسکی صورت یہہ ہی کہ ارکان اصلی بحر پر ایک

رکن خواہ دو رکن زیادہ کئے جاوین اور اُس زیادہ کرنیکے دو طریق ہین

ایک تو یہہ کہ رکن مستزاد جدا نکیا جاوے داخل وزن اصلی کردیا جاوے جیسے

اس شعر مین ظفر کے ؎ ہو کے خاک اپنا مٹا دینا جسے منظور ہو وہ خاکسار +

خاک رہ ہو خاک پا ہو یہہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھہ نہو — یہہ وزن بحر رمل

مقصور یا محذوف کا ہی مگر ایک بار فاعلاتن ہر مصرعہ مین زائد ہی تو ارکان شعر

کے آٹھہ کی جگہہ دس ہین — وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات یا فاعلن +

دوسرا طریق یہہ ہی کہ کلمہ مستزاد ہر مصرعہ سے جدا ہو جیسے اس شعر مین ظفر کے

؎ غم دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین غم فرقت کے سوا + اور اگر ہو تو

کوئی قابلِ اظہار نہین جسکی رہنا ہی بھلا + وزن شعر کا رمل مثمن مخبون مقصور

ہی یعنی فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات اور دونون مصرعون پر دو دو رکن زائد ہین

اور ان زائد رکنون کا وہی وزن ہی جو ان سے پہلے کے دو رکنون کا ہی

یعنی فعلاتن فعلن +

باب دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے

مصرعون کے آخر مین مکرر ہون انکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ

الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اوسکے ما قبل کا کسرہ
مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرض کہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہہ
کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنیً دونون جیسے گذرا یا فقط معنیً مختلف
ہون جیسے کان کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک
جگہہ بمعنی عضو سمع اور دوسری جگہہ بمعنی کمان ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے
سرد اور برد کا مثلاً قافیہ کرین دوسری شرط یہہ ہی کہ مکرر ہونے والے حروف
کلمات مستقل نہون پس اگر یہہ دونون شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین
متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہینگے بلکہ ردیف بولینگے
جیسے اس شعر مین ناسخ کے ؎ خاک ہی او سخت جان اک دن ترا تن خاک
مین ٭ خاک ہو جاتا ہی آخر دب کے آہن خاک مین ٭ کہ خاک مین متحد اللفظ
و المعنی بھی ہی اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعراے
عجم کے اشعار مین ہوتی ہی ٭

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روز مرہ حال ہین
وہ سات ہین ایک تو اون مین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہی اور چھہ باقی
مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اوسکے ساتھ آتے ہین جو حرف
ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہی اوسکو روی کہتے ہین جیسے کہ اس شعر مین

سودا کے ؎ عالم طلبی ہی طبابت تو یہہ سُن کہہ ہمدم ٭ مشفق اسپ اطبا سے
جہان ہین باہم ٭ حرف میم لفظ ہمدم اور باہم مین روی ہی بدون روی کے قافیہ
نہین ہوسکتا یہہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا ردف بکسرۂ اوّل
اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو روی سے پہلے
بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی
اونکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور نیش و پیش کی ی اور گور اور شور
کی واو اسطرحکی ردف کو جو متصل روی کے آوے ردف اصلی کہتے ہین جیسے
اس شعر مین ناسخ کے ؎ دونو ایک صبح پیہ گلگشت جہان مین ٭ وہ کونسا چمن
ہی کہ جسکو خزان نہین ٭ لفظ نہین دونون مصرعون مین ردیف ہی اور جہان
اور خزان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہی اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی
ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اس ساکن کو ردف زائد کہینگے
اور حرف مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین سودا کے ؎ حال دشمن و دوست
مین سے یہہ کس پہچانت ٭ ہین سگ کے لتون پیہ جور کا ہی دانت ٭ ت روی ہی
اور ن ردف زائد اور الف ردف اصلی — اور ردف خواہ زائد ہو خواہ اصلی
اسکا قافیہ مکرر لانا ضرور ہی مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جسمین ردف
اصلی مختلف ہی تو جائز نہوگا اسی طرح اگر دوست کا قافیہ گوشت لاوین جس مین ردف
زائد مختلف ہی تو یہہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہ واو

یا یاے معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ یہی دونون حرف مجہول ہوں مثلاً
قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھہ کیا جاوے تو
اچھا نہیں اگرچہ متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید
ہی یعنی وہ ساکن جو سواے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو
حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکے ماقبل کی حرکت اوسکے مطابق نہو جیسے غور
اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین ؤ اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف
ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہی مثلاً تخت کا قافیہ دشت نہین کر سکتے چوتھا
حرف قافیہ کا تاسیس ہی یعنی وہ الف کہ اوسمین اور روی مین ایک حرف
متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل
کہتے ہین اور یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہی اور اوسکا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین
مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھہ درست ہی حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس
ندارد ہی اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہی حالانکہ دخیل ایک مین ص ہی
اور دوسرے مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہی یہہ وہ حرف غیر مستقل
ہی جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہی مثل ہاے نسبت یا یاے مصدری یا علامت
اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین تراب کے ہ رہتے ہو سدا
نقاب ڈالے ٭ ہو تم ہی بڑے حجاب والے ٭ اس شعر مین ل ڈالے اور
والے کا روی ہی اور حرف ی علامت مضارع اور جمع کلمہ غیر مستقل وصل ہی ساتوان

حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے

ہم ہون اور سایہ ترے کوچہ کی دیوارونکا ٭ کام جنت مین ہی کیا ہمسے گنہگارونکا

اس شعر مین ر روی ہی او رو ن علامت جمع وصل ہی اور کا علامت اضافت خروج ہی اور تکرار آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا ٭

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہی اول **رس** بفتحہ راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتحہ ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم **اشباع** بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین تیسرے **حذو** بفتحہ حاے حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھہ قافیہ نہین کرسکتے چوتھی **توجیہ** روی ساکن کے ماقبل کی حرکت کا نام ہی اور یہہ بھی یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھہ قافیہ نہین کرسکتے **فائدہ** اگر حرف روی کے ساتھہ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہی جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اس صورت مین ت روی ہی اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا پانچوین **مجری** حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف

بھی درست نہین چھٹے نفاذ حرف وصل کی حرکت کا نام ہی اور یہہ ہمیشہ یکسان
ہی رہتی ہی

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقواء وہ یہہ ہی کہ
روی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جاوے مثلاً اُدر اور ڈر کا قافیہ ہو جاوے
یا مست اور سست کا قافیہ آجاوے دوم اکفا وہ یہہ ہی کہ حرف روی ایسے
حرف سے بدل جاوے جو اوسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی
کا روی مین واقع ہو یا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھہ ہو جاوے یا حرف ر
رے ہندی کے ساتھہ قافیہ مین جمع ہو جاوے مثلاً اسکار اور پہاڑ کو قافیہ
کیا جاوے تیسرا اسناد وہ یہہ ہی کہ ردف کو مختلف لاوین جیسے زمین کا قافیہ
زمان لاوین چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین اوسکی دو قسمین ہین
ایک جلی یعنی ظاہر وہ یہہ ہی کہ روی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت اصل
ہونیکی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہو سکے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو
مثلاً روی ٹھہراوین اور جینا کو دینا کے ساتھہ ہم قافیہ کرین یا جاوے اور سووے
کو قافیہ کرین تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنی پوشیدہ ایطا یہہ ہی
کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی
آب موجود ہی مگر وہ گل کے ساتھہ ایسا متحد ہو گیا ہی کہ گویا ایک لفظ واحد اوسکا معلوم

معلوم ہوتا ہی پس اس طرح کا لکھنا درست ہی تحریر قافیہ کی دو قسمیں ہیں ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہی جو لفظ میں خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیے ہوتے ہیں اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنیکی کیجاوے جیسے اس شعر میں ظفر کے ؎ کسی کو ہمنے یہاں اپنا نہ پایا ٭ جسے پایا اوسے بیگانہ پایا ٭ کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ اپنا نہیں ہو سکتا مگر جب اوسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہو گئی ٭

اب قافیہ باعتبار حرکات و سکون کے چار قسم پر ہی اوّل یہ ہی کہ قافیہ میں دو ساکن متصل ہوں اوسکو مترادف کہتے ہیں جیسے اس شعر میں سودا کے ؎ برج حمل میں جھمکے خاور کا تاجدار ٭ کھینچے ہی اب خزاں پہ سبب لشکر بہار ٭ لفظ وار اور بہار جو قافیہ کے کلمات ہیں دونوں میں دو دو ساکن ہیں دوسرا یہ ہی کہ آخر میں ایک ساکن ہو اور اوسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اوس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو متواتر کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ذوق کے ؎ شب کو میں اپنے سر بستر خواب راحت ٭ نشۂ علم میں سرمست غرور و نخوت ٭ لفظ راحت اور نخوت جو کلمات قافیہ کے ہیں دونوں میں متحرک و ساکن ترتیب وار آئے ہیں تیسرے یہ کہ ساکن آخر میں یعنی اوس سے پہلے دو متحرک ہوں ایسے قافیہ کو متدارک کہتے ہیں جیسے اس

شعر مین حسن کے سجدہ کرون پہلے تو حید یزدان رستم + جھکا جسکے سجدہ
مین اول قلم + کہ ہم روی سے پہلے دو دو متحرک ہین چوتھی یہہ کہ روی سے
پہلے تین متحرک ہون اوسکو متراکب کہتے ہین جیسے اس شعر مین شہیدی کے
ہو رقم کس قلم شوق سے ای غنچہ دہن + اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من
کہ حرف روی ن سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین +
فائدہ حرف روی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین تھی تو ایسی روی کو
مقید کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اوسکو مطلق کہتے ہین جیسے اس شعر مین
ذوق کے گذرتی عمر ہی یون دو ستمانی مین + کہ جیسے جلے کوئی
کشتی دخانی مین + یہان حرف ن جو روی ہے اور حرکت کسرہ کی رکھتا ہی روی
مطلق ہے +